عرض میری فیصلہ آپ کا؟

مرزا غلام اے قادیانی کو صرف مسلمان ہونے کا دعویٰ ہی نہیں تھا بلکہ اپنے آپ کو (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک بلکہ تا قیامت) رسول پاک ﷺ کا دنیا میں سب سے بڑھ کر عاشق صادق قرار دیا اور اس سلسلہ میں ایک جگہ آنحضور ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا موازنہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ’’اس کے مقابلہ میں آنحضرت ﷺ کو دیکھو۔ آپ کا دعویٰ کل جہاں کے لئے اور سخت سے سخت دکھ اور تکالیف آپ کو پہنچے۔ جنگیں بھی آپ نے کیں۔ ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کی زندگی میں موجود تھے پھر ان باتوں کے ہوتے ہوئے جو شخص آنحضرت ﷺ کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائے گا۔ جس سے آپ کی ہتک ہو وہ حرامی نہیں تو اور کیا ہے؟ (ملفوظات/ ج ۵ ص ۲۸۳)

ان سطور سے قبل جو عبارت ہے وہ ایک علیحدہ اور تفصیلی موضوع ہے اس پر اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو کسی دوسرے موقع پر یہ فقیر درِ مصطفےٰ ﷺ اپنی معروضات پیش کرے گا۔ یہاں اس وقت موضوع یہ ہے کہ جو ایسا کلمہ زبان پر لائے جس سے حضرت رسول پاک ﷺ، رحمت اللعالمین کی شان میں ہتک ہو وہ کون ہے؟ مرزا صاحب نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے کہ ہتک رسول پاک ﷺ کرنے والا حرامی ہے! اور میں اس فیصلہ سے مکمل طور پر متفق ہوں لیکن ایک انتہائی اہم سوال یہ ہے کہ مخالفین قادیانیت انتہائی بلند آواز میں یہ الزام لگاتے ہیں کہ مرزا غلام اے قادیانی اور ان کی امت اپنے آپ کو مسلمان کے طور پر پیش کرنے کے باوجود مسلسل توہین رسالت ﷺ کے مرتکب ہو رہے ہیں اس مضمون میں اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کی کوشش کی گئی ہے کہ کیا مرزا صاحب نے کوئی ایسی بات تو نہیں لکھی یا کہی جس سے رسول پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کا کوئی پہلو نکلتا ہو؟

میرے قادیانی (احمدی) دوست رسول کریم ﷺ کی شان میں، مرزا صاحب کی بعض بڑی خوبصورت تحریریں پیش کرتے ہیں لیکن واقفانِ حال مرزا صاحب کی ان تحریروں کو جن میں بظاہر رسول پاک ﷺ کی تعریف کی گئی ہے، پرکاہ کی بھی اہمیت نہیں دیتے۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ

مرزا صاحب کی یہ تحریریں ’’دام ہمرنگ زمین‘‘ سے زیادہ نہیں ہیں اور سادہ و معصوم لوگوں کو پھنسانے کے کام آتی ہیں۔ کیونکہ کئی جگہوں پر مرزا صاحب نے بیشمار توہین آمیز باتیں، اس پاک رسول ﷺ کی ذات اقدس کے بارہ میں لکھی ہیں، جن سے رسول پاک ﷺ کی ذات سے متعلق باتوں سے بے خبری ظاہر ہوتی ہے اور اس کے علاوہ نہ صرف توہین کا پہلو نکلتا ہے بلکہ اس پاک ہستی، سرور کائنات، رحمت اللعالمین، نبیوں کے سردار ﷺ کے خلاف شدید بغض بھی ظاہر ہوتا ہے اور ان کی پاک ذات سے کہیں بالواسطہ اور کہیں بلاواسطہ اپنی ذات کی برتری ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

جب میں قادیانی تھا، یہی کرتا رہا کہ مرزا صاحب کی وہ تحریریں جو میرے قادیانی دوست پیش کرتے ہیں اور بظاہر بہت خوبصورت محسوس ہوتی ہیں مرزا صاحب کے عاشق رسول ہونے کے ثبوت میں پیش کرتا تھا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ۹۵ فیصد قادیانی دوستوں کو مرزا صاحب کی توہین آمیز تحریروں کا علم ہی نہیں اور جب کوئی شخص جو ان کی جماعت میں سے نہیں، ایسا حوالہ پیش کرتا ہے جس کا عام قادیانی کو علم نہیں تو وہ سدھائے ہوئے طوطے کی طرح ایک ہی رٹ لگائے جاتے ہیں کہ یہ مولویوں کا جھوٹ ہے، یہ حوالہ پورا نہیں دیا توڑ مروڑ کر پیش کیا وغیرہ (اور میں بھی ایسا ہی کرتا رہا اس لئے مجھے علم ہے اور کبھی خود اصل حوالہ دیکھنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی کیونکہ برین واشنگ کی وجہ سے یہ یقین ہوتا تھا کہ قادیانی مربی صحیح کہہ رہے ہیں)۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں نے جب قادیانی عینک اُتار کر مرزا صاحب کی تحریروں کا جائزہ لیا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ حوالوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا، ان کے ساتھ اپنے تبصرہ کو مکس کر کے پیش کرنا، جوابوں کو ادھورا پیش کرنا، بے بنیاد حوالے جس کا کوئی وجود ہی نہیں پیش کرنا، مرزا غلام اے قادیانی کا بہت بڑا وصف تھا، جس کی ماضی اور حال میں کوئی مثال نہیں ملتی اور مجھے یقین ہے کہ ابھی کئی صدیاں اس معاملے میں مرزا صاحب کی برتری برقرار رہے گی۔

میرے قادیانی دوستو! اس کی مثال اس طرح ہے کہ تمہارے سامنے دنیا کا مزیدار ترین کھانا خوبصورت برتنوں میں، خوبصورت انداز میں پیش کیا جائے اور تمہیں پتہ چلے کہ پیش کرنے والا اس کھانے پر کھانستا ہوا اور چھینکیں مارتا ہوا آیا ہے تو کیا تم وہ کھانا کھا لو گے؟ اور اگر پتہ چل جائے کہ کھانا

پیش کرنے والے نے رفع حاجت کے بعد بغیر صفائی اور ہاتھ دھوئے کھانا ڈالا اور پیش کیا ہے تو کیا تم اس کھانے کو ہاتھ بھی لگاؤ گے؟ اور اگر تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ اس کھانے کی پلیٹ کو کتا چاٹتا رہا ہے اور اس پلیٹ میں کھانا تمہیں پیش کیا ہے یا اس کھانے پر پیشاب کی چھینٹیں پڑی ہیں تو کیا اس کھانے کی طرف تم دیکھنا بھی پسند کرو گے چاہے کتنی ہی سجاوٹ اور لوازمات سے وہ کھانا تیار ہو؟ یہی حال مرزا صاحب کی تحریروں کا ہے ان کی تحریریں کھانے کے بارے میں اوپر دی گئی مثالوں پر پورا اُترتی ہیں۔ اس لئے ان کی مثال اسی کھانے جیسی ہے جو میں نے اوپر بیان کی ہے اور میری اس بات کا ثبوت مندرجہ ذیل بیانات مرزا صاحب ہیں۔

ارشادات مرزا صاحب:

☆ رسول پاک ﷺ کے زمانہ سے اب تک تمام اہل اسلام کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ آیت **مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد.** رسول کریم ﷺ کے بارے میں ہے اور احمد کے مصداق آپ ﷺ ہیں، اور آپ کے علاوہ اس کا مصداق کوئی نہیں۔ مرزا صاحب سے قبل تمام صحابہ رضی اللہ عنہم مجددینؒ اور آئمہ کرامؒ نے یہی معنی کئے ہیں لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کا تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اور بزرگان دین اور مسلمانوں کے برخلاف دعویٰ ہے کہ وہ اس آیت کے مصداق ہیں۔ ازالہ اوہام، روحانی خزائن ج ۲ ص ۴۲۳ میں لکھتے ہیں کہ یہ میرے حق میں ہے اور میرا نام احمد ہے۔ کیا یہ ہتک نہیں کہ ایک آیت اللہ تعالیٰ رسول پاک ﷺ کے متعلق نازل کر رہا ہے اس کو اپنے اوپر چسپاں کر لینا کسی دلیل سے نہیں بلکہ بے تکی تاویلوں سے؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

☆ دوسری بات کہ مرزا صاحب کا نام غلام ہے احمد نہیں اور غلام چاہے جتنا بھی بڑھ جائے، جس کا غلام ہے اس کے برابر یا اس کے ٹائٹل کا مصداق نہیں ہو سکتا۔ مرزا غلام اے قادیانی کے بڑے بھائی کا نام غلام قادر ہے اس کا بھی کہیں کہ نام قادر ہے اور اس کو بھی آیت اللہ ہر چیز پر قادر ہے کا مصداق مانو؟ ایک شخص کا نام نصر اللہ ہے کیا اس کا نام اللہ ہوگا، اس کو بھی کہو کہ یہ اللہ ہے جو مدد لے کر آیا ہے؟

☆ اگر میرے قادیانی دوست کہیں کہ جی ایک بات ہے یہ نتیجہ نکلتا ہے جو آپ نکال رہے ہیں

اور مرزا صاحب اپنے کو غلام ہی سمجھتے تھے تو ان اشعار کا کیا مطلب نکالیں گے۔

منم مسیح زماں منم کلیم خدا
منم محمد واحمد که مجتبیٰ باشد

یعنی ”میں مسیح زمان ہوں، میں کلیم خدا ہوں، میں محمد اور احمد ہوں، مجتبیٰ ہوں“۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن ج ۱۵ ص ۱۳۴)

کیا یہ برابری کا دعویٰ نہیں؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

☆ اور اگر یہ بات بھی کافی نہیں تو اس شعر کے بارے میں کیا کہیں گے؟

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نہ کم ترم زکسے

یعنی انبیاء اگرچہ بہت ہوئے، لیکن میں بھی کسی سے کم تو نہیں۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن ج ۱۸، ص ۴۷۷)

اب تک کی اس فقیر نے آپ کے سامنے جو مرزا صاحب کے بیان رکھے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نعوذ باللہ اپنے آپ کو کم از کم سرور کائنات ﷺ کے برابر سمجھتے تھے۔ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

کیا میں واقعی سمجھتا ہوں؟ مرزا صاحب کے بیٹے کی شہادت میری اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ جو نتیجہ میں نے نکالا ہے وہ صحیح ہے، لکھتے ہیں، ”مسیح موعود کو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا“۔

(کلمۃ الفصل، ص ۱۱۳، از مرزا بشیر احمد ایم اے)

ان حوالوں سے کم از کم یہ تو ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب اور ان کے متبعین ان کو نعوذ باللہ نبی کریم ﷺ کے برابر سمجھتے ہیں۔ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

لیکن کیا ظل، اصل کے برابر ہوسکتا ہے؟ کیا سایہ وجود کی حقیقی برابری کرسکتا ہے؟ رہی ظل اور بروز کی بات تو اس کا ٹنٹا بھی مرزا صاحب کے بیٹے، مرزا بشیر الدین نے صاف کردیا، وہ لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب اسی طرح کے نبی تھے جس طرح دوسرے انبیاء اور یہ ظل بروز وغیرہ کی بحث صرف لوگوں کو سمجھانے کے لئے تھی۔

''اس جگہ میں یہ بات بھی بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مضمون میں جہاں کہیں بھی حقیقی نبوت کا ذکر ہے وہاں اس سے مراد ایسی نبوت ہے جس کے ساتھ کوئی نئی شریعت ہو۔ ورنہ حقیقی کے لغوی معنی کے لحاظ سے تو ہر ایک نبوت حقیقی ہوتی ہے جعلی یا فرضی نہیں اور مسیح موعود بھی حقیقی نبی تھا۔ اور جہاں کہیں بھی مستقل نبوت کا ذکر ہے وہاں ایسی نبوت مراد ہے جو کسی کو بلا واسطہ بغیر اتباع کسی سابقہ نبی کے ملی ہو ورنہ مستقل کے لغوی معنوں کے لحاظ سے تو ہر ایک نبوت مستقل ہوتی ہے عارضی نہیں اور مسیح موعود بھی مستقل نبی تھا''۔ **(کلمۃ الفصل، جلد ۱۴، ص ۱۱۸-۱۱۹، از مرزا بشیر احمد)**

یہ حوالہ ہمیں بتا رہا ہے کہ لوگوں کو بروز، ظل اور غیر شرعی، غیر مستقل نبی وغیرہ کی اصطلاحیں صرف اور صرف دنیا کو دھوکا دینے کے لئے تھیں ورنہ مرزا صاحب اپنے آپ کو نہ تو اپنے سے پہلے نبی کا تابع سمجھتے ہیں اور نہ ہی غیر مستقل نبی ہیں۔

مرزا غلام اے قادیانی کی پیش کردہ ہر ہر بات میں کئی کئی سنپولیے چھپے ہوتے ہیں۔ ذرا یہ تحریر دیکھئے، ''بعض نادان کہتے ہیں کہ عربی میں کیوں الہام ہوتا ہے۔ اس کا یہی جواب ہے کہ شاخ اپنی جڑ سے علیحدہ نہیں ہوسکتی۔ جس حالت میں یہ عاجز نبی کریم ﷺ کی کنار عاطفت میں پرورش پاتا ہے۔ جیسا کہ براہین احمدیہ کا یہ الہام بھی اس پر گواہ ہے کہ **تبارك من علم و تعلم**۔ بہت برکت والا وہ انسان ہے۔ جس نے اس کو فیض روحانی سے مستفیض کیا یعنی سیدنا ﷺ اور دوسرا بہت برکت والا یہ اِنسان ہے جس سے اس نے تعلیم پائی۔ تو پھر جب معلم اپنی زبان عربی رکھتا ہے ایسا ہی تعلیم پانے والے کا الہام بھی عربی میں چاہئے۔ تا مناسبت ضائع نہ ہو''۔ **(روحانی خزائن، جلد ۱۷، صفحہ ۱۷) حاشیہ۔**

پہلی بات تو سلطان القلم مرزا صاحب کا مبلغ علم قابل داد ہے کہ شاخ اپنی جڑ سے جدا نہیں

ہوتی، شاخ اپنے تنے سے منسلک ہوتی ہے۔ دوسرے جڑ کو کوئی نہیں دیکھتا وہ چھپی ہوئی ہوتی ہے اور اس پر کسی کی نظر نہیں جاتی، اس طرح ذہن میں پہلے تو یہ ڈالنے کی کوشش ہے کہ دھیان صرف میری طرف رکھو، پھر برکت دینے والا اور لینے والا دونوں کو برابر کے انداز میں پیش کیا ہے کہ ذہنوں میں لا شعوری طور پر فرق مٹ جائے۔ پھر ایک اور بات یہ کہ انسان کسی کے سایہ عاطفت میں آتا ہے یعنی مکمل طور پر لیکن یہاں مرزا صاحب ''کنار عاطفت'' کا ذکر کر رہے ہیں یعنی جزوی طور پر۔ رسول کریم ﷺ کو درخت کی بجائے جڑ قرار دے کر ظاہر و باہر کو چھپا ہوا کہنا، انکی عاطفیت کو کم کر کے بیان کرنا، برکت میں برابری کرنا، کیا یہ اپنے کو خوشہ چین سمجھنے والوں کا طریق کار ہے۔ اس الہام کی عربی اور دوسرے متعلقہ امور پر کہیں اور انشاء اللہ روشنی ڈالوں گا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس طرح برابری اپنے آپ کو برابری کی سطح پر لانے کی کوشش! کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

لیکن بات صرف برابری کی نہیں بلکہ مرزا صاحب ہندو مذہب کے عقیدہ کے مطابق یقین کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مرزا صاحب کی ذات میں جنم لیا ہے لیکن یہ بھی قدم بہ قدم دماغ میں بٹھاتے ہیں، لکھتے ہیں، ''پھر اس کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے۔ **محمد رسول اللّٰہ والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم**۔ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی''۔ (ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن ج ۱۸، ص ۲۰۷) دیکھیں اپنا جھوٹ کس طرح اللہ تعالیٰ پر ڈال دیا۔

لیکن بات آگے چلتی ہے، صرف نام ہی نہیں دیا بلکہ اپنے وجود کو نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا، لکھتے ہیں کہ، ''بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے''۔

(ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن ج ۱۸، ص ۲۱۲)

مرزا صاحب نے بروز لفظ کے استعمال سے جو دجل کا کھیل کھیلا ہے وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ صوفیاء کی اصطلاح میں بروز کے یہ معنی ہیں ناقص درجہ کی روح کبھی کامل کی روح سے استفاضہ

کرے۔اگر مرزا صاحب کے بھی یہی معنی ہیں تو اس سے نہ صرف مماثلت کا دعویٰ نہیں ہوسکتا بلکہ وجود محمد ﷺ کا دعویٰ بھی نہیں ہوسکتا۔اور عین عین ہے اور بروز بروز ہے، اگر بروز کو عین مان لیں تو بروز کیسا؟

پھر عربی لغت کے لحاظ سے بروز کے معنی ہیں کسی چھپی ہوئی چیز کا ظاہر ہونا/ باہر نکلنا۔رسول پاک ﷺ کی روح یا جسم یا دونوں مرزا صاحب ہیں تو یہ ممکن نہیں۔قرآن کریم کی کئی آیات میں بروز کا لفظ استعمال ہوا ہے، سورۃ ابراہیم، آیت ۴۸، سورۃ ابراہیم، آیت ۳۱، سورۃ غافر، آیت ۱۶، سورۃ البقرۃ، آیت ۲۵۰، سورۃ النساء، آیت ۸۱، سورۃ آل عمران، آیت ۱۵۴۔

(بشکریہ، خوان ارمغان، مصنفہ فضل احمد گورداسپوری، مطبوعہ ۱۹۱۵ء)

ان سب میں اللہ تعالیٰ نے قبروں سے مردوں کا نکلنا، یا گھروں کے اندر سے یا کسی اوٹ سے باہر اور ظاہر ہو کر نکلنے کے کئے ہیں۔اس سے ظاہر ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بروز اس کو کہتے ہیں کہ جو جسم چھپ گیا ہو گیا گھر کے اندر یا کسی اوٹ میں اور وہ ظاہر ہو کر سامنے آجائے۔اب اس طرح تو بروز محمدی کے معنی صرف یہی ہو سکتے ہیں کہ محمد ﷺ اپنے روضہ پاک سے اُٹھ بیٹھیں اور ایسا ماسوائے روز قیامت کے ممکن نہیں اگر مرزا کو ہی نعوذ باللہ محمد ﷺ کا وجود مان لیں تو کیا رسول کریم ﷺ قبر میں چھپے ہوئے تھے جواب ظاہر ہوگئے؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں۔

ہوسکتا ہے کہ کوئی قادیانی دوست کہے کہ یہ فقیر اس کا غلط مطلب نکال رہا ہے، آیا اس کا وہی مطلب نکلتا ہے یا نہیں، میں اپنی بات کی تائید میں مرزا صاحب کے بیٹے کی تحریر پیش کرتا ہوں اور اس بیٹے کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے اس بیٹے کو قمرالانبیاء کا الہامی خطاب دیا ہوا ہے اور یہ (جھوٹے) نبیوں کے چاند لکھتے ہیں،''ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت اس لئے پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے۔صار وجودی وجودہ نیز من فرق بنی و بین المصطفیٰ فما عرفنی وماری (یہ الہامات مرزا صاحب ہیں۔ناقل) اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منہم سے ظاہر ہے، پس مسیح موعود (مرزا

صاحب۔ناقل) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی''۔

(کلمۃ الفصل، ص ۱۵۸، مصنف مرزا بشیر احمد ایم اے)

لو کر لو گل! جناب یہاں ہندوؤں کے عقیدہ کو اپناتے ہوئے تو رسول پاک ﷺ کے بابرکت وجود کے ساتھ ساتھ ان کے کلمہ پر بھی ہاتھ صاف ہو گیا۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں،''بعض کاملین اس طرح پر دوبارہ دنیا میں آجاتے ہیں کہ ان کی روحانیت کسی اور پر تجلی کرتی ہے اور اس وجہ سے وہ دوسرا شخص گویا پہلا شخص ہی ہو جاتا ہے۔ہندوؤں میں ایسا ہی اصول ہے''۔ **(براہین احمدیہ، حصہ پنجم، روحانی خزائن ج ۲۱، ۲۹۱)**

''ہندوؤں کا کیا عقیدہ ہے تو یہ بھی ان کی کتاب سے پڑھ لیجئے''جس طرح انسان پوشاک بدلتا ہے اسی طرح آتما (یعنی روح) بھی ایک قالب (بدن) سے دوسرے قالب (بدن) کو قبول کرتی ہے''۔

(اشلوک ۱۲۲، ادھیائے ۲، گیتا، بحوالہ احتساب قادیانیت، ج ۱۱ ص ۱۵۸)

کیا روح کا ایک بدن سے دوسرے بدن میں منتقل ہونا اسلامی عقیدہ ہے؟

اور پھر بالفرض محال اگر ہم مرزا صاحب کی تھیوری تسلیم کر لیں تو کیا اللہ رسول کریم ﷺ کو نعوذ باللہ کوئی سزا دینا چاہتا تھا؟ کیونکہ ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ جب کسی آتما کو پہلے گناہوں کی سزا دینا چاہتا ہے تو وہ پہلے سے کمتر حالت میں دنیا میں بھیجتا ہے۔اسی لئے سزا کا لفظ میں نے اس لئے استعمال کیا کہ نبی اپنے وقت کا ذہنی، جسمانی، صحت، شکل صورت کے لحاظ سے بہترین انسان ہوتا ہے اور ایک وقت میں تو اللہ تعالیٰ جس کو نبیوں کا سردار بنا کر اور دنیا کا بہترین و کامل انسان قرار دے کر مبعوث کرتا ہے اب اس کی روح کو ایک ذہنی بیمار، کم از کم ۳۰ سے زیادہ جسمانی بیماریوں میں مبتلا جسم اور مجہول والا حلیہ، گندے کپڑوں میں ملبوس، نامرد، بٹھیارنوں کی طرح گالیاں دینے والی زبان، اور ہر روز اپنی پہلی بات سے مکر کر اللہ تعالیٰ پر نیا الزام (الہاموں کی نام پر) لگانے والے انسان

کی شکل میں ہی بھیجنا تھا؟ کیا یہ رسول کریم ﷺ کی توہین نہیں؟

جو پاک وجود ﷺ ہزاروں درود وسلام ہوں اس پر، پہلی عمر میں پتھر کھا کر خون میں تربتر ہونے کے باوجود دُعا دیتا تھا کیا اب اس کو ایسے انسان کے روپ میں بھیجنا تھا کہ جو نہ صرف دوسروں کو اشتعال دلاتا ہے (یہ میرا کہنا نہیں بلکہ مرزا صاحب نے جس جج ڈگلس کو پیلاطوس قرار دیا تھا اس نے اپنے ایک فیصلہ میں مرزا صاحب کو اشتعال انگیزی کرنے والا لکھا ہے) بلکہ اگر کوئی اس کی یاوہ گوئیوں کا جواب لکھتا ہے تو آپے سے باہر ہو کر اس کتاب والے کو ہی نہیں جواب دینے والے کے پورے علاقے کو تا قیامت لعنتی قرار دیتا ہے؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

ایک دنیا کا فتح یاب ترین اور ہر معرکے میں کامیاب ہونے والا جرنیل ﷺ جس کو اللہ تعالیٰ ایک وقت میں قیصر وکسریٰ کے دربار کی چابیاں دیتا ہے، کیا اب اس کو ایسے انسان کے روپ میں بھیجے گا کہ جو کافروں کی ملکہ کی بار بار منتیں کرتا ہے کہ میرے لاکھوں خوشامدی لفظوں کا صرف ایک لفظ ’’شکریہ‘‘ کہہ دو اور مجھے مزید ممنون ہونے کا موقع دو؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

جس شخص کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے دنیا سے کفر کے اندھیروں کو دور کیا، کیا اس کو اپنے ہی دیئے ہوئے دین کی تعلیم کے خلاف، اب ہندومت کی کفریہ تعلیم (جس سے کہ خود اس مذہب کے ماننے والے بھی دامن چھڑا رہے ہیں) کے ذریعہ دوبارہ اس دنیا میں لائے گا؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

اب مرزا صاحب اپنی وحی کے ذریعہ اپنی امت کو اپنے (مرزا) پر درود بھیجنے کا حکم سنا رہے ہیں تاکہ برابری کا دعویٰ پکا ہو جائے اور اس (خود ساختہ) الہام میں رسول پاک ﷺ کا نام صرف اس لئے لگایا ہے کہ مرید بھی کہیں چونک نہ پڑیں اور کئے کرائے پر سوال نہ اُٹھ جائیں، **’’صلی اللّٰہ علیک وعلی محمد‘‘.** **(تذکرہ الہامات مرزا صاحب کی کتاب، ص ۷۹۴، طبع دوم)**

اور بات صرف رسول پاک ﷺ کے ساتھ درود بھیجنے کی ہی نہیں بلکہ اس سے کہیں آگے تک جاتی ہے؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

اور مرزا صاحب پر درود بھیجنے کو تاکیداً اور فرض بنانے کے لئے کیا وحی ہوتی ہے لیکن ایک اہم بات جو غیر محسوس طریق پر مرزا صاحب نے اپنی اس وحی میں پیدا کی ہے کہ اب درود بھیجنے کے وقت صرف مرزا صاحب کا نام کافی ہے اور رسول پاک کا نام لینا اب ضروری نہیں کیونکہ صلحاء، عرب اور شام کے ابدال صرف مرزا صاحب پر درود بھیج رہے ہیں اور ان کے درود میں حضرت محمد ﷺ کا نام نہیں اور ان کی اس بات کی تائید زمین وآسمان کے ساتھ (بغیر رسول پاک ﷺ کو شامل کئے) اللہ بھی عرش سے تعریف کے ساتھ کر رہا ہے، مرزا صاحب کی وحی ہے:

’’یصلون علیک صلحاء العرب وابدال الشام. وتصلی علیک الارض والسماء ویحمدك اللّٰہ من عرشه.‘‘

ترجمہ: تجھ پر عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال درود بھیجیں گے۔ زمین وآسمان تجھ پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے‘‘۔ (تذکرہ ص ۱۶۸، طبع دوم)

اسلامی تعلیمات یہ کہتی ہیں کہ کوئی بھی درود رسول پاک ﷺ کے نام کے بغیر مکمل نہیں، لیکن یہاں کتنی پرکاری سے الہام کے نام پر رسول پاک ﷺ کا نام باہر نکالنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

آج مرزا صاحب کو مرے ہوئے سو سال ہو گئے، اگر ان کی زندگی میں نہیں تو موت کے بعد ہی بتا دیں کہ کون سے صلحائے عرب ہیں جنہوں نے مرزا صاحب پر درود بھیجا ہے؟ شام کے وہ کون سے ابدال ہیں جو سلامتی بھیج رہے ہیں؟ کیا قادیانی جماعت کسی واقعی صلحاء یا ابدال کے نام دے سکتی ہے؟ جن کی اس حیثیت کو ساری مسلم دنیا نہ سہی کم از کم عرب دنیا ہی تسلیم کرتی ہو، یہ علیحدہ بات کہ اپنی جماعت کے کن ٹٹوں کو جو مرضی قرار دے لو، لیکن بات صرف نام، مقام، کلمہ اور درود پر ڈاکہ ڈالنے یا برابری کرنے تک ہی نہیں رہتی۔

اب رسول کریم ﷺ کی تجلی سے ہی دنیا کو محروم کرنے کی سازشیں شروع ہوتی ہیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

"مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں"۔ (اربعین ۴، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۴۴۶-۴۴۵)

دیکھیں کس چابکدستی کے ساتھ رسول پاک ﷺ کا وجود بے ضرورت قرار دیا جا رہا ہے، اور اپنی ضرورت بتائی جا رہی ہے، اور اس کے ساتھ ہی ذہن میں یہ بات بٹھانے کی سازش ہو رہی ہے کہ رسول کریم ﷺ کی تعلیم نعوذ باللہ جلاتی ہے اور برداشت کے قابل نہیں، لیکن میں بطور فلٹر کے ہوں یا پھر جس طرح ائیر کنڈیشنر گرم ہوا کو ٹھنڈی بنا کر پیش کرتا ہے اس طرح مرزا صاحب رسول پاک کی جلانے والی تعلیم کو چاند کی ٹھنڈی کرنیں بنا کر پیش کرنے کے مدعی ہیں جو تمہیں سکون بخشیں گی۔ کیا رسول پاک ﷺ کی تعلیم سورج کی جلانے والی کرنیں ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ان کی تعلیم یقیناً علیحدہ ہے اور یہ ایسا منحوس چاند مرزا صاحب کی پیدائش کے ساتھ ہی عالم اسلام کے سر پر چڑھانے ہے کہ عالم اسلام کی غلامی ہی نہیں ختم ہو رہی بلکہ دن بدن امت مسلمہ اس جماعت کی ریشہ دوانیوں سے مزید کمزور ہو رہی ہے! کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

بات اسی طرح بڑھاتے بڑھاتے مرزا صاحب اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ سے افضل ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی روحانیت کو رسول کریم ﷺ کی روحانیت سے بہتر ثابت کرنے کے لئے کیا الہامی عبارت لکھتے ہیں:

"اور جس نے اس بات کا انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے"۔ (خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن ج ۱۶، ص ۲۷۱-۲۷۲)

تیرہ صدیوں کے مجددین، صحابہ ؓ، آئمہ، کہیں سے بھی کوئی حدیث یا قرآنی تفسیر میں یہ معنی دکھا سکتے ہیں کہ رسول کریم دوبارہ مبعوث ہوں گے اور پہلے سے بہتر، مکمل اور پوری شدومد سے مبعوث ہوں گے؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

آپ نے دیکھا کہ کس طرح شروع میں اپنے آپ کو صرف ظل یعنی سائے کی حیثیت سے پیش کر کے آہستہ آہستہ اونٹ کی طرح مالک کو خیمے سے ہی بے دخل کیا جا رہا ہے۔ مرزا صاحب نے ظل اور بروز کے نام سے دراصل اپنی ضلالت اور ذلت اور ناشکری کا جو سفر شروع کیا تھا، اس کا کہیں اختتام نظر نہیں آتا اور یہ جو بات میں کہہ رہا ہوں پہلے دیئے گئے اور آئندہ پیش کئے جانے والے حوالوں سے روز روشن کی طرح ثابت ہو رہی ہے اور ہوگی اور یقیناً آپ بھی اس کی تائید کریں گے کہ یہ نہ صرف ہتک رسول پاک ﷺ ہے بلکہ اشد ترین ہتک رسول پاک ﷺ ہے۔

اب اپنی برتری کی دلیل کو مضبوط کرنے کے لئے مزید لکھتے ہیں:

"اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا بلکہ اس کا وقت مسیح موعود (مرزا جی۔ ناقل) کا وقت ہو"۔ (خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن ج ۱۶، ص ۲۸۸)

کیا رسول پاک ﷺ کو فتح مبین نہیں ملی؟ مرزا صاحب کی کوئی ایک نام نہاد فتح بھی شکوک، شبہات، تاویلات اور اگر مگر سے خالی ہے؟ اس کے بعد بھی کوئی شک رہ جاتا ہے کہ مرزا غلام اے قادیانی کیا کہنا چاہتے ہیں؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

اگر کسی کو ابھی بھی شبہ ہے کہ مرزا صاحب کی امت ان کو نبی کریم ﷺ سے برتر نہیں سمجھتی تو مرزا بشیر الدین محمود کا حوالہ پیش خدمت ہے:

"مسیح موعود نے خطبہ الہامیہ میں بعثت ثانی کو بدر کا نام رکھا ہے اور بعثت اول کو ہلال جس سے لازم آتا ہے کہ بعثت ثانی کا کافر بعثت اول کے کافروں سے بدتر ہے۔"

(الفضل قادیان، ص ۴، ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء)

اس سے انتہائی واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ مرزا نعوذ باللہ رسول کریم ﷺ سے برتر ہے، کیونکہ اگر بعثت ثانی کا کافر بعثت اول کے کافر سے بدتر ہے اور مثال کے لئے جب بلال اور بدر کا موازنہ کیا جائے تو پھر بعثت اول سے یقیناً بہتر ہے۔ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

اپنی برتری جتانے اور غیر محسوس طریق سے لوگوں کے ذہن میں ڈالنے کے لئے کہ رسول ﷺ سے برتر ہے، کیونکہ مرزا صاحب پر یہ صحیح اعتراض بڑی شدت سے ان کی ہر پیشگوئی پر لاگو ہوتا ہے اور اس کی شدت کو کم کرنے کے لئے یہ گھٹیا طریقہ اپنایا گیا، بظاہر رسول پاک ﷺ کے تین ہزار معجزوں کا ذکر ہے لیکن تحریر کے سمجھنے والے اسی نتیجہ پر پہنچیں گے جس پر میں پہنچا ہوں، لکھتے ہیں:

"مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیشگوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہ ہوئی"۔ (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳)

سمجھ دار آدمی فوراً بات کی تہہ کو پہنچ جاتا ہے کہ یہاں مقصود کو تین ہزار معجزوں کا ذکر نہیں بلکہ اپنی ناکام، بے بنیاد، نہ پوری ہونے والی پیشگوئیوں کے دفاع کے لئے ایک بنیاد مہیا کرنے کی بے سود کوشش کی جارہی ہے!! مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:

"شریر انسانوں کا طریق ہے کہ ہجو کرنے کے وقت ایک تعریف کا لفظ بھی لے آتے ہیں گویا وہ منصف مزاج ہیں"۔ (ست بچن، روحانی خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۵، حاشیہ)

کیا مرزا صاحب نے اس جگہ یہی طریق اختیار نہیں کیا؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

اور اپنے آپ کو (بظاہر) غیر شعوری طور پر برتر دکھانے کے لئے اپنے نشانوں کو دس لاکھ لکھتے ہیں اور ایک اور جگہ پچاس لاکھ بھی لکھا ہے اور مزے کی بات کہ چند سطروں میں دس لاکھ نشانات سمو دیئے، پڑھئے اور سر دھنئے:

"ان چند سطروں میں جو پیش گوئیاں ہیں، وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس

لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں"۔ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن ج ۲۱ ص ۱۷۲)

کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

خارق عادت اس کو کہتے ہیں جس میں کوئی انسانی ہاتھ نظر نہ آئے اور جس کی مثال اس سے پہلے نہ ہو۔ میری قادیانی دوستوں سے اپیل ہے کہ دس لاکھ کو بھول جاتے ہیں، ایک لاکھ بھی نہیں، دس ہزار بھی نہیں، ایک ہزار بھی نہیں، صرف سو (۱۰۰) ہی خارق عادت نشان دکھا دیں، چلو یار۔ دس ہی خارق عادت نشان دکھا دو؟

بھائی اگر خارق عادت ممکن نہیں تو تسلیم کرو اور دوسرے عام نشانات یا کرامات ہی دکھا دو؟

ممکن ہے کہ کوئی قادیانی دوست اپنے دل کی تسلی کے لئے یا بحث برائے بحث کے لئے کہیں کہ رسول کریم ﷺ کے معجزات ہیں اور مرزا صاحب کے نشانات ہیں اور معجزات اور چیز ہیں اور نشانات اور چیز، ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ مرزا صاحب نے نشان اور معجزہ ایک ہی چیز قرار دیئے ہیں، لکھتے ہیں:

"امتیازی نشان جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے پس یقیناً سمجھو کہ سچا مذہب اور حقیقی راست باز ضرور اپنے ساتھ امتیازی نشان رکھتا ہے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خارق عادت امر ہے"۔ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن ج ۲۱ ص ۱۶۳)

اس فقیر نے جو نقطہ نظر پیش کیا ہے کہ مرزا صاحب اپنی نظر میں و اپنی اولاد اور جماعت کے باعلم طبقہ میں آنحضور ﷺ سے برتر تھے یا نہیں، یہ حوالہ دیکھئے ان کے ایک صحابی کا:

محمد پھر اُتر آئے ہیں ہم میں
آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر قادیان، ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶)

اوراس نظم پر مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف خوشی کا اظہار کیا، بلکہ وہ قطعہ گھر کے اندر لے گئے اور وہاں اپنے کمرے میں اس کو لٹکایا (بھائی اپنے صحابی کو نہیں بلکہ اس کی پیش کردہ نظم کو)۔ کاش کوئی غیرت مند اس وقت مرزا صاحب اور ان کے اس صحابی قاضی ظہور الدین اکمل کو الٹا لٹکا دیتا تو لاکھوں لوگوں کے ایمان تباہ ہونے سے بچ جاتے اور یہ مرزا صاحب کی وفات سے تقریباً پونے دوسال قبل کی بات ہے اس کا مطلب ہے کہ رسول پاک ﷺ کی شان میں گستاخی اپنی جماعت کے ذہنوں میں بہت اچھی طرح بٹھا چکے تھے۔ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

(دماغی مراق کے زیراثر) اپنے خیال میں ہر ایک سے زیادہ روحانی طور پر بلند ہوگئے۔

" ان قدمی هذه علی منارة ختم علیها کل رفعة"

ترجمہ: ''میرا یہ قدم اس منارہ پر جہاں تمام روحانی بلندیاں ختم ہیں''۔

(خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن ج ۱۶ ص ۷۰)

کیا یہ رسول اللہ ﷺ کی توہین نہیں؟

اوران کی اولاد تو یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ نعوذ باللہ کہ کوئی بھی رسول کریم ﷺ سے بڑھ سکتا ہے، ان کا بیٹا اور جماعت کا خلیفہ ثانی، وخود ساختہ مصلح موعود اپنی ڈائری میں لکھتا ہے:

''یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتی کہ محمد رسول اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے''۔

(خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی ڈائری، اخبار الفضل قادیان نمبر ۵، روحانی خزائن ج ۱۰، ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

کیا یہ رسول اللہ ﷺ کی توہین نہیں؟

مرزا بشیر الدین محمود کی بات اس لئے بھی اہم ہے کہ وہ اپنے آپ کو انبیاء بنی اسرائیل کی طرح نبی قرار دیتے ہیں، لکھتے ہیں:

''جس طرح مسیح موعود کا انکار تمام انبیاء کا انکار ہے اسی طرح میرا انکار تمام انبیاء بنی اسرائیل کا انکار ہے۔ جنہوں نے میری خبر دی۔ میرا انکار رسول اللہ کا انکار ہے۔ جنہوں

نے میری خبر دی''۔ (الفضل قادیان، ج ۵ نمبر ۳، ۲۲ ستمبر ۱۹۱۷ء)

لو جی پہلے ایک نبی کا رولا ہی ختم نہیں ہو رہا، دوسرا بھی آ گیا۔ مرزا محمود تو دعویٰ کرکے راہی ملک عدم ہوئے لیکن اب کیا کوئی قادیانی بتا سکتا ہے کہ وہ کون سے صحیفے ہیں، آیات ہیں یا احادیث ہیں، جن میں انبیاء نے بنی اسرائیل نے یا رسول پاک ﷺ نے مرزا محمود کی خبر دی؟

مرزا محمود نے یہ دعویٰ ایسے ہی نہیں کیا۔ کیونکہ مصلح موعود والی پیشگوئی میں مرزا قادیانی نے اس پیشگوئی کے مصداق کو فخر رسل کہا ہے، اس لئے مرزا محمود نے اپنے آپ کو اور اس کے کاسہ لیسوں نے بھی اس کو فخر رسل کا بھی خطاب دیا ہوا ہے، حالانکہ اس جیسے انسان کے لئے خر رسل کا خطاب بھی ایک خر کے ساتھ بھی زیادتی ہے مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدہ از راہ دور آمدہ

ایسے شخص کو فخر رسل قرار دینا، جس کے سیاہ کردار پر بیسیوں لوگوں نے مؤکد بعذاب قسمیں کھا کر الزامات لگائے ہیں اور اس کی طرف سے کوئی معقول جواب بھی نہیں آیا، کیا یہ تمام انبیاء اور کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

اب دیکھیں کس طرح اپنی ذات کو رسول پاک ﷺ سے آگے بڑھانے کے لئے ایک بے بنیاد سہارا لیتے ہوئے اپنی بڑائی کو دجل سے پیشکرتے ہیں لکھتے ہیں:

''اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کرے گا''۔ (اعجاز احمدی، ضمیمہ نزول مسیح، روحانی خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۲)

باقی بات تو بعد کی ہے صرف انداز تخاطب ہی کتنا توہین آمیز ہے۔ ''اس کے لئے''۔ کیا رسول پاک ﷺ کے لئے ''اس کے لئے'' کا لفظ مناسب ہے؟ کیا کوئی حقیقی عاشق رسول ﷺ اس طرح رسول پاک ﷺ کی نسبت الفاظ استعمال کرسکتا ہے یا کرے گا؟ پھر رسول اکرم ﷺ کے لئے صرف چاند کا اور اس سپر نبی کے لئے چاند اور سورج کا نشان ظاہر ہوا، حالانکہ یہ صریح جھوٹ ہے۔ لیکن

اگر صحیح بھی ہوتا تو کیا اس طرح رسول پاک ﷺ کے معجزوں کے ساتھ تقابل مناسب یا صحیح ہے یا تھا؟
کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

یہاں رسول کریم ﷺ کی صورت کو مرزا کے بروز کی شکل دے کر خود وہ صورت اختیار کرتے ہیں، لکھتے ہیں:

”ہمارے نبی کریم ﷺ جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے، ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے“۔

(خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن ج ۱۶ ص ۲۷۰)

کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

فرماتے ہیں:

”اس زمانے میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راست باز اور مقدس نبی گزر چکے ہیں، ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں تو وہ میں ہوں“۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن ج ۲۱ ص ۱۱۷-۱۱۸)

اب آپ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے قرار دئے ہوئے نبیوں کے سردار رسول کریم ﷺ نے بھی اس قسم کا دعویٰ نہیں کیا، حالانکہ نبیوں کے سردار ﷺ میں تمام انبیاء کی خوبیاں، اللہ تعالیٰ نے یکجا کر دی تھیں لیکن مرزا نے یہ دعویٰ کر دیا۔ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

لیکن بات صرف یہاں تک ہی نہیں رہتی بلکہ جس طرح خود پوری ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ اپنی ہی کہی ہوئی باتوں کے خلاف کرتے رہے اور شریعت و اخلاق کا جنازہ نکالتے رہے، پنجابی کہاوت ہے کہ ”چور دوسروں کو کہے چور“ کے مصداق، نعوذ باللہ من ذالک رسول پاک ﷺ کو بھی گرا ہوا انسان ثابت کرنے کی ناپاک کوششیں کیں اور بے بنیاد، اتہامات ان کی ذات اقدس پر لگانے کی کوشش کی، کئی مثالیں ہیں لیکن صرف دو مثالیں پیش کروں گا۔ خنزیر جس کی حرمت مذہب اسلام نے بیان کی ہے اور رسول پاک ﷺ سے بڑھ کر کوئی بھی اس حرمت کو قائم و دائم رکھنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا،

ان کی ذات اقدس پر یہ گندے، ذلیل، کراہیت آمیز الزام لگاتے ہوئے مرزا کا قلم کانپا نہ حیا آئی، نہ خدا خوفی محسوس ہوئی، ہوتی بھی کیسے اپنے آپ کو کائنات کا افضل ترین انسان جو سمجھتے تھے۔

لکھتے ہیں:

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب......عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے“۔

(مرزا صاحب کا مکتوب، اخبار الفضل قادیان ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

”اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کنواں سے پانی پیتے تھے جس میں حیض کے لتے پڑتے تھے“۔ (اخبار الفضل قادیان ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

مرزا صاحب کا مزید بغض یہاں دیکھیں کہ ان کی ہر قسم کی تاویلوں، دلیلوں، تحریروں کے باوجود کس طرح ننگا ہوتا ہے، مرزا صاحب اس ذات کے روضہ پاک، جن کو کمزور سے کمزور، گناہ گار سے گناہ گار مسلمان بھی، دیکھنا، چومنا، اس جگہ کی خاک کو اپنے منہ پر ملنا دنیا کی ہر نعمت سے بڑھ کر سمجھتا اور کرتا ہے، اس پاک جگہ کے بارے میں خود ساختہ اور جعلی عاشق رسول مرزا صاحب کے خیالات کیا ہیں، بظاہر حضرت عیسیٰؑ پر رسول پاک ﷺ کی برتری ظاہر کرنا چاہتے ہیں لیکن بغض چھپ نہیں سکا، لکھتے ہیں:

خدا تعالیٰ نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی“۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۲۰۵)

اور یہ خیالات اس جگہ کے بارے میں لکھے جا رہے ہیں، جس جگہ کے بارے میں

حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

''گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے''

(سراج المنیر ،شرح جامع الصغیر،ص ۲۴۶،بحوالہ ثبوت حاضر ہے،مصنفہ محمد متین خالد)

آپ خود سوچیں، چاہے موازنہ ہو یا کچھ اور کیا رسول پاک ﷺ سے محبت کرنے والا، ان کا ظل ہونے کا دعویٰ کرنے والا عین محمد ﷺ ہونے کا دعویٰ کرنے والا، ان کی غلامی کا دعویٰ کرنے والا، ان کی پیشگوئیوں کے مصداق آنے والا، اگر واقعی ہی سچا مدعی ہے تو کیا ایسے الفاظ لکھ سکتا ہے؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

اور برتری کا کیڑا دماغ میں ہر وقت رینگتا رہتا تھا اس نے چین نہ لینے دیا اور جب اپنی قبر کے بارے میں لکھنے لگا تو دیکھئے، اس بہروپئے اور نام نہاد عاشق رسول کے الفاظ کیا ہیں؟ اپنی قبر کے بارے میں مرزا صاحب کیا لکھتے ہیں:

''ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے، تب ایک مقام پر پہنچ کر اس نے مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے''۔

(الوصیت، روحانی خزائن ج ۲۰ ص ۳۱۶)

اپنی قبر چاندی کی، مگر رسول پاک ﷺ کی جگہ نعوذ باللہ ''ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ و تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی''۔ مرزا صاحب نے ایک جگہ لکھا ہے کہ:

''مگر ایسے جاہلوں کا ہمیشہ سے یہی اصول ہوتا ہے کہ اپنی بزرگی کی پڑی جمنا اسی میں دیکھتے ہیں کہ ایسے بزرگوں کی خواہ مخواہ تحقیر کریں''۔ (ست بچن، روحانی خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۰)

کیا مرزا صاحب کے خیالات مرزا کے اپنے ہی قول کے مطابق تو نہیں؟ کیا یہ ثابت نہیں کرتا کہ مرزا غلام اے قادیانی کو رسول پاک ﷺ سے محبت نہیں بغض تھا، محبت کا نعرہ صرف اس لئے لگاتا تھا کہ اس کے ۹۹ فیصد مرید مسلمانوں کو گمراہ کرنے سے حاصل ہوئے ہیں، حقیقتاً وہ دشمن رسول تھا!

جن پر حقیقت ظاہر ہوتی جا رہی ہے وہ قادیانیت پر لعنت بھیج کر رسول پاک ﷺ کی غلامی میں آ رہے ہیں۔ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

دیکھیں مرزا جی کس صفائی کے ساتھ بالواسطہ طور پر خاتم الانبیاء بھی بن گئے، لکھتے ہیں:

''مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے''۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن ج ۱۹ ص ۶۱)

کیا اس تحریر کے بعد کوئی شبہ رہ جاتا ہے کہ مررا قادیانی خاتم الانبیاء ہونے کے دعویدار نہیں؟ آخری آسمانی نور تو رسول پاک ﷺ ہیں اور جب ان پر دین مکمل ہو گیا تو پھر ان کے بغیر سب تاریکی ہے نہ کہ مرزا قادیانی کے بغیر۔ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

اور پھر فرماتے ہیں:

''اُس (خدا) نے ہر نبی کو جام دیا ہے مگر وہی جام مجھے لبالب بھر کر دیا ہے''۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

''آسمان سے کئی تخت اُترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۹۲)

اب دیکھیں کہ مرزا صاحب نے کئی ایک نبی کی بھی تخصیص نہیں کی اور اپنے آپ کو ''سپر نبی'' کے طور پر پیش کر رہے ہیں، اب ذرا ان دونوں حوالوں کو غور سے دیکھئے کہ دوسرا حوالہ بھی میرے پہلے حوالے سے اخذ کردہ مطلب کی تائید کرتا ہے یا نہیں، کہ سب نبیوں کو نبیوں کے سردار محمد ﷺ سمیت صرف جام دیا، لیکن مرزا جی کے لئے اور صرف مرزا جی کے لئے جام لبالب بھر کر دیا۔ اگر کسی قاری کا خیال ہے کہ یہ دو حوالوں سے تشفی نہیں ہوتی کہ مرزا جی اپنے آپ کو تمام نبیوں سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ قادیانی حضرات کہیں گے کہ نہیں یہ غلط مطلب ہے، لیکن آیئے مزید چیک کر لیتے ہیں کہ مرزا صاحب

کے بیٹے بھی یہی تاثر دیتے ہیں جو میرا تاثر ہے یا کہ نہیں، مرزا جی کے بیٹے بشیر الدین محمود احمد جو بزعم خود مصلح موعود بھی کہلاتے ہیں، لکھتے ہیں:

''کہ اس (مرزا غلام احمد) نے ہمارے لئے اخلاقیات اور ضابطہ حیات کا مکمل ذخیرہ چھوڑا ہے، تمام ذی عقل انسانوں کو یہ ماننا پڑے گا کہ ان پر عمل کرنے سے ہی مسیح موعود کی آمد کے مقاصد کی تکمیل ہو سکتی ہے''۔ (احمدیت یا سچا اسلام، ص ۵۶)

مرزا صاحب کے اخلاق پر تبصرے کو چھوڑتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ بڑے میاں تو بڑے میاں، چھوٹے میاں سبحان اللہ، دیکھیں ہم بطور مسلمان اس بات پر ایمان رکھتے ہیں اور اس بات کی دوسرے مذاہب کے بہت سے انصاف پسند لوگ بھی تائید کرتے ہیں کہ انسانی اخلاق اور مکمل ترین ضابطہ حیات کا اصل ذخیرہ دراصل آنحضرت ﷺ نے چھوڑا ہے اور ایک عام احمدی کو جب سوال کریں گے تو وہ بھی یہی کہے گا۔ لیکن یہاں رسول کریم ﷺ کا نام اشارتاً بھی نہیں لیا جا رہا بلکہ ہر اچھائی کو مرزا صاحب سے منسوب کر کے اور (بزعم خود) ان کو سب سے بہتر قرار دے کر مرزا صاحب کے چھپے ہوئے ''سپر نبی'' کے دعوے کو مقصود بنانے کی کوششیں ہو رہی ہیں، اور لاشعوری طور پر قادیانیوں کے ذہنوں میں یہ بات بٹھانے کی کوشش ہو رہی ہے کہ مرزا غلام اے قادیانی ایک ایسا سپر نبی ہے جس کے سامنے ساری نبی (نعوذ باللہ) ایویں ہی ہیں اور نبیوں کے سردار و خاتم الانبیاء ﷺ سمیت سب اس کے سامنے پانی بھرتے ہیں۔ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

اگر کوئی شبہ رہ گیا ہے تو اس حوالہ کو دیکھ لیں، مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود، قادیانی خلیفہ دوئم اور مرزا صاحب کے الہامات کے مطابق اپنے آپ کو مصلح موعود قرار دینے والا، مرزا کے مقام کو واضح کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ:

''تمام انبیاء علیہم السلام (جس میں نبی کریم ﷺ بھی شامل ہیں) پر فرض ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی۔ ناقل) پر ایمان لائیں تو ہم کون ہیں جو نہ مانیں''۔

(الفضل قادیان، نمبر ۳۸، ج ۳ ص ۳۸، ۱۹ ستمبر ۱۹۱۵ء)

کیا رسول پاک ﷺ پر فرض تھا کہ مرزا پر ایمان لائیں یا مرزا کو رسول پاک ﷺ اور ان سے قبل تمام نبیوں پر ایمان لانا فرض تھا؟ قرآن کریم نے دو وحیوں پر ایمان لانے کا ذکر کیا ہے ایک جو رسول کریم ﷺ پر نازل کی گئی اور دوسری ان سے قبل جو انبیاء علیہم السلام پر اُتاری گئی، کسی بعد میں آنے والی وحی کا ذکر قرآن کریم میں نہیں۔ تو یہ کیسے ممکن تھا کہ رسول کریم ﷺ قرآن کے مخالف بات پر ایمان لاتے؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

مسیح ابن مریم کے نزول یا دوبارہ آمد کا اور امام مہدی رضوان علیہ کے ظہور کا ہمیں صرف اور صرف احادیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے لیکن مرزا صاحب اپنے دعویٰ کی انبیاء حدیث رسول ﷺ پر نہیں رکھتے بلکہ لکھتے ہیں کہ:

''ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ اگر حدیثوں کا دنیا میں وجود بھی نہ ہوتا تب بھی میرے اس دعوے کو کچھ حرج نہ پہنچتا''۔ (نزول المسیح، روحانی خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۰)

اب دیکھیں کہ دعویٰ بھی وہ کرے جن کا ذکر صرف احادیث رسول ﷺ میں ہو اور پھر ان کی بنیاد صرف مرزا صاحب کی اپنی وحی ہو تو کیا یہ بالواسطہ طور پر احادیث نبوی جن کی صحت پر کوئی شک نہیں کی توہین نہیں اور پھر جو حدیث مرزا صاحب کی وحی کے مطابق نہیں اس کو ردی کی طرح پھینک دینے کا دعویٰ؟ کیا غلام کی یا ظل (سایہ) کی یا ناقص نبی، یا غیر مستقل نبی کی یہ کیسے مجال ہو سکتی ہے کہ وہ نبیوں کے سردار آقائے نامدار، شافعی دو جہاں، فخر الانبیاء، کیا ایسے اقوال مبارکہ کو ردی کی طرح پھینک دے جنکی صحت اور اتھارٹی کی گواہی تیرہ صدیوں سے متفقہ طور پر امت مسلمہ کے ساتھ غیر بھی دے رہے ہوں؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

ایک اور جگہ مرزا صاحب لکھتے ہیں خونی مہدی کی حدیثیں وضعی ہیں اور اس عنوان کے تحت

خامہ فرسائیاں کرتے ہیں اور پھر یہ بھی فرماتے ہیں ''مَیں اِن حدیثوں کو پڑھ کر کانپ اُٹھا اور دل میں گزرا۔ اور بڑے درد کے ساتھ گزرا کہ اب اگر خدا تعالیٰ خبر نہ لیتا اور یہ سلسلہ قائم نہ کرتا جس نے اصل حقیقت سے خبر دینے کا ذمہ اُٹھایا ہے تو یہ مجموعہ حدیثوں کا اور تھوڑے عرصہ بعد بے شمار مخلوق کو مرتد کر دیتا۔ ان حدیثوں نے تو اسلام کی بیخ کنی اور خطرناک ارتداد کی بنیاد رکھدی ہوئی ہے''۔

(ملفوظات، جلد۲، صفحہ۱۲۱)

اب مرزا صاحب کا اپنا استدلال ہی مرزا صاحب کو غلط ثابت کر رہا ہے۔ کہ اگر یہ جماعت نہ بتاتی تو کچھ عرصہ کے بعد ان احادیث کی وجہ سے ارتداد پھیل جاتا۔ مرزا صاحب نے یہ نہیں لکھا کہ لوگ مرتد ہو گئے تھے یا ہیں۔ اس جماعت کو مرزا صاحب نے ۱۸۸۹ء میں قائم کیا۔ ملفوظات کی جس جلد سے حوالہ لیا ہے اس میں ۱۹۰۰ء کے ارشادات مرزا لکھے ہیں۔ اگر تیرہ سو برس میں لوگ ان احادیث کی وجہ سے مرتد نہیں ہوئے اور اس جماعت کے قائم ہونے کے ۱۱ برس بعد تک بھی ان احادیث کی وجہ سے مرتد نہیں ہوئے تو آئندہ کی بات کرنا ہی بے بنیاد ہے۔ اس آڑ میں مرزا صاحب نے احادیث رسول مقبول ﷺ کے مقام کو ہی کم کرنے کی ناکام کوشش نہیں کی بلکہ دماغ میں یہ بٹھانے کی کوشش کی ہے کہ نعوذ باللہ رسول کریم ﷺ کی احادیث انسان کو مرتد بناتی ہیں (حالانکہ مُرتد تو انسان مرزا کو نبی ماننے سے ہو جاتا ہے)۔ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

خدا بھی مرزا صاحب کے ارادہ کے تحت:

کیونکہ مرزا صاحب کا الہام ہے:

''میں وہی ارادہ کروں گا جو تمہارا ارادہ ہے''۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۸)

لو جی جس بندے نے خدا کو اپنے ارادہ کے تحت کر لیا وہ اپنے سامنے نبیوں کو کیا سمجھے گا؟ اس قسم کے حوالے تو بے شمار ہیں مگر اس مضمون میں ان سب حوالوں کا ذکر نہیں ہو سکتا۔

جس نے لاء دتی لوئی، اونہوں نا شرم کوئی:

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی بے شرم ہو گیا تو اس کا کوئی کیا بگاڑ لے گا۔ اور یہ بات

مرزا صاحب اور ان کی اولاد پر ثابت آتی ہے۔ کہ اس ہستی پر جس کے لئے زمین آسمان پیدا کیا گیا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے رحمت اللعالمین کا خطاب دیا، جس کو نبیوں کا سردار بنایا گیا، جس کو کامل انسان بنایا گیا، اور جس کے نام پر نبوت کر رہے ہیں اور جس کے نام کا کھا رہے ہیں اسی ذات اقدس ﷺ پر اس طرح کی گندہ ذہنی جو مرزا صاحب اور ان کی اولاد نے دکھائی ہے، کس کا کام ہو سکتا ہے؟ کسی حرامی کا حلالی کا؟

اس فقیر درِ مصطفیٰ ﷺ نے جو حوالہ جات پیش کئے ہیں، یہ مرزا صاحب کی گستاخیوں، ان کی اولاد کی دریدہ دھنیوں، اور ان کی جماعت کے صاحب علم لوگوں روح شکن، ایمان شکن تحریروں کے انباروں سے چند سطور ہیں، یہ سوال کرنے کے لئے کہ کیا یہ تحریریں، سرور کائنات، رحمت اللعالمین، شفیع روز محشر، خاتم النبیین، ختم المرسلین، غریبوں کے ملجا و ماویٰ، محسن انسانیت، حضرت رسول کریم ﷺ کی شان میں ہتک ہیں یا نہیں؟؟؟

اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے اور ہر صاحب عقل، صاحب ضمیر، کا جواب میرے نزدیک یقیناً ''ہاں'' ہے!!! تو پھر مرزا صاحب کی تحریر:

''جو شخص آنحضرت ﷺ کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائے گا۔ جس سے آپ کی ہتک ہو وہ حرامی نہیں تو اور کیا ہے''۔

کے مصداق ایسی تحریریں لکھنے، اور کہنے والا حرامی یا نہیں؟؟؟

اب کوئی بتائے گا کہ مرزا صاحب خود، ان کی اولاد، اور قادیانی جماعت کا (مذہبی) صاحب علم طبقہ جو مرزا صاحب کے اوپر دیئے گئے ارشادات پر نہ صرف ایمان بھی رکھتا ہے بلکہ اس کی پوچ تاویلوں کے ذریعہ اشاعت بھی کرتا ہے (لیکن براہِ کرم اس میں عام احمدی کو نہ گنیں، کیونکہ بچانوے فی صد عام احمدیوں کو ان باتوں کا علم ہی نہیں کہ مرزا صاحب کسی قسم کا ''علمی ذخیرہ'' چھوڑ گئے ہیں)، مرزا غلام اے قادیانی کے اپنے ہی فتویٰ کی رو سے کیا ہیں؟

حرامی ہیں یا نہیں؟

(شیخ راحیل احمد۔ جرمنی)